AIOU

ASSIGNMENT: 01

COURSE CODE: 6497

SEMESTER SPRING 2021

EST. 2020
DIGITALSPOT
DIGITALSPOT.PK

WEBSITE:
WWW.DIGITALSPOT.PK

WHATSAPP:
+923065772734

امتحانی مشق نمبر 1

نوٹ: تمام سوال حل کرنا لازمی ہیں۔ ہر سوال کے نمبر برابر ہیں؟

سوال نمبر 1 ۔ تدریس اسلامیات سے ثقافتی ورثہ کی منتقلی ممکن ہے۔ تبصرہ کریں۔

سوال نمبر 2 ۔ تعلیمی پالیسیوں میں اسلامیات کا بطور مضمون کیا مقام ہے؟

سوال نمبر 3 ۔ مدرسے کے اخلاقی ماحول کے اجزائے ترکیبی بیان کریں۔

سوال نمبر 4 ۔ منطقی طریقہ کن اسلامی مسائل کے حل میں مددگار ہو سکتا ہے اور کیسے؟ وضاحت کریں۔

سوال نمبر 5 ۔ انکشافی اور انکوائری طریقہ تدریس کا تقابل جائزہ لیں۔

ANS 01

تخلیق انسانیت کے فوراً بعد ہی اللہ جل وعلاہ نے انسانیت کی رہنمائی و رہبری کا انتظام کر دیا۔ چونکہ انسان کو دنیا میں اختیار دیا گیا کہ وہ خیر و شر میں سے جسے چاہے اپنی خوشی و رغبت سے اختیار کرلے۔ مگر انسان کی فطرت میں سہو و غلطی کھانے اور ظاہری رنگ رلیوں سے متاثر ہو جانے کا مادہ موجود تھا اور ہے اس کے سبب یقینی امر تھا کہ انسان برائی و بدی اور شر جو بظاہر فائدہ مند معلوم ہوتا ہے کی جانب متوجہ ہو کر اس کو اپنا لے۔ اسی امر کے پیش نظر اللہ رب العزت نے انسانوں کی رہنمائی و رہبری کی خاطر انبیاء کرام کو اپنا پیغام دیکر کائنات میں بھیجا تاکہ وہ انسانوں کو صحیح و غلط میں موجود فرق کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ حجت تام ہو جائے کہ اگر انسان برے راستے کو چاہتے ہوئے اختیار کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں سزا کا مستحق قرار پائے اور اگر درست اور نیک کاموں پر عمل کرلے اور خیر کے راستے پر چل پڑے تو اس کو انعام و اکرام کے ساتھ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونے کا اعزاز دیا جائے۔ انبیاء کرام کی دعوت و رسالت کا لب لباب یہی تھا کہ وہ لوگوں کو تذکیر و یاددہانی کرواتے تھے کہ عالم ارواح میں رب کے ساتھ کیا جانے والے عہد کسی صورت ٹوٹنے نہ پائے۔

انبیاء کی بعثت کا سلسلہ نبی مکرم ﷺ پر مکمل ہوا۔ آپ کے بعد چونکہ کسی نبی نے نہیں آنا اس لئے آپ ﷺ پر اسلام کی دعوت کو ختم کر دیا اب آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت کے کندھوں پر یہ بشیر و نذیر کی ذمہ داری آن پڑی کہ وہ اس کو تا روز محشر انجام دیں۔ بشیر و نذیر کے فریضہ و منصب کو نبھانے کے لئے ضروری و لازم تھا اور ہے کہ داعی کے پاس دین کا کافی و شافی ذخیرہ معلومات ہونا چاہیے۔ جس کے لئے لازمی ہے کہ ملت اسلامیہ کے داعی علم کی شمع سے قلوب و اذہان کو معطر کریں۔ دین اسلام نے ابتدا ہی سے علم کی اہمیت و افادیت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اس کے ماخذ و مصادر اور اس کے دائرہ کار کا بھی پہلی وحی میں تعین کر دیا گیا۔ جس کا بامحاورہ ترجمہ و مفہوم کچھ یوں ہے "تو پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، پیدا کیا انسان کو لوتھڑے سے، تو پڑھ عزت و کرم والے رب کے نام سے، وہ جس نے تعلیم دی قلم کے ذریعہ سے، سکھایا انسان کو وہ علم جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا" سورہ علق کی یہ پہلی پانچ آیات ہی قرآن کا پہلا و اساسی پیغام و دعوت ہے۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی فرماتے ہیں کہ ان آیات میں یہ واضح کر دیا گیا کہ علم

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں
گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں
تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں
EST. 2020 DIGITALSPOT DIGITALSPOT.PK

LMS پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں

اور مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے کہ وہ اسکے بغیر سماج میں پنپ نہیں سکتا، علم سکھے بغیر وہ ترقی و کامرانی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ اور ساتھ ہی انسان کو اس کی حیثیت سے بھی مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ جتنا بھی بڑا بن جائے اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی اصلیت وابتدا ایک لوتھڑے سے ہی ہوئی ہے۔

دنیاوی مناصب وعہدوں کے آجانے کے بعد انسان اپنے سے کمزور وناتوں لوگوں پر سرکشی کرتا ہے اور مارے غرور کے ان پر اتراتے ہوئے انسانوں کی تحقیر کا عمل کرتا ہے اس سے اجتناب کے لئے باور کرادیا گیا کہ اللہ کی ذات والاصفات ہی سب سے زیادہ معزز و مکرم ہے لہذا انسان کو مغرور و مقہور بننے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ علم کے حصول کے مختلف ذرائع ہوسکتے ہیں انسانوں سے ملاقات وگفت وشنید کے نتیجہ میں بھی علم حاصل ہوتا ہے۔ مگر یہاں پر قرآن نے واضح بیان کر دیا ہے کہ علم حقیقی وہی ہے جس کی تعلیم دی جارہی ہے وہ بذریعہ قلم یعنی لکھی ہوئی صورت میں حاصل ہو۔ بدقسمتی سے آج کا انسان دنیا میں سائنسی ترقی و عروج کی وجہ سے ناتواں لوگوں پر ظلم وجور کا بازار گرم کرتے ہیں کیوں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں جدید ٹیکنالوجی، سائنس اور علوم کائنات کو مسخر کر چکے ہیں تو اس پر اظہار تفاخر کرنا ان کا حق ہے اسی لئے اللہ نے واضح کر دیا کہ ان لوگوں کے پاس وہی علم ہے جو ہم نے سکھلایا اسے مگر وہ اس سے پہلے کچھ بھی نہ جانتا تھا۔

پہلی وحی کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اسلام نے آغاز اور اپنے پہلے ہی روز سے علم کی دعوت دترغیب دی۔ اس طرح قرآن حکیم کی بے شمار آیات اور احادیث کے ذخیرہ میں بھی علم کے حصول کے فرض ولازم ہونے اور اس کے حصول میں مشغول و مصروف لوگوں کی منقبت بیان ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر فرمایا گیا حدیث میں کہ "علم حاصل کرو ماں کی گود سے قبر کی پاتال تک" اور "علم حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر لازم قرار دیا گیا" عالم کو عابد پر وہ فضیلت دی گئی جو نبی کو عام انسانوں کے مقابل میں حاصل ہے۔ اس طرح کے متعدد اقوال و فرامین موجود ہیں جن سے علم کی اہمیت اور اس کی افادیت اور اسلام میں اس کے اہتمام کا پیغام ملتا ہے۔ صحابہ کرام کو نبی کریم کی اطاعت کرنا اور آپ ﷺ کے ہر حکم پر جانثار کرنے کا پیغام دیا گیا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب ابن مالک اور ان کے دو ساتھیوں نے جمعہ کی نماز شہر میں ادا کرنے کی نیت سے سفر جہاد میں نبی کریم ﷺ کی مشارکت نہیں کی تو اللہ نے مسلمانوں کو ان سے مقاطعہ کرنے کا حکم نازل فرمادیا۔

اسی اہتمام کی وجہ سے صحابہ کرام باوجود تجارت وزراعت اور دنیاوی کاموں میں مشغول رہنے کے ایک لمحہ کے لئے دین کی تعلیم سے دور نہیں ہوئے جیسا کہ حضرت انس بن مالک کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام تعلیم و تعلم کا کس قدر اہتمام کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "کیا میں تمہیں تمہارے ان بھائیوں کے متعلق خبر نہ دوں جن کو ہم رسول اللہ کے زمانے میں "قرائ" کے نام سے پکارتے تھے، وہ تعداد میں ستر تھے، رات کو مدینہ میں اپنے استاد کے پاس جاتے اور صبح تک پڑھتے رہتے، صبح کو ان میں سے جو طاقتور ہوتے وہ میٹھا پانی بھر کر لاتے اور مزدوری کرتے، یا لکڑی کاٹ کر لاتے اور فروخت کرتے، جن کو گنجائش ہوتی وہ جمع ہو کر بکری خرید لیتے، اس کو بنالیتے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے حجروں کے پاس لٹکی رہتی"۔ اسی طرح کا واقعہ حضرت عمر اور ان کے پڑوسی کا بھی ہے کہ وہ ایک روز کام کرتے اور دوسرے روز حلقہ تعلیم میں شامل ہو جاتے، اور جو کچھ نبی کریم ﷺ کے اسنان مبارک سے سنا ہوتا اپنے ساتھی کو بھی سکھا دیتے تھے۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں
LMS پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں
EST. 2020
DIGITALSPOT
DIGITALSPOT.PK

اسلامی تعلیم کی اہمیت و افادیت کو بیان کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم ملک پاکستان کے موجودہ تعلیمی نظام کا مختصر جائزہ لیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ملک پاکستان برصغیر کا وہ عظیم خطہ ارضی ہے جس کو انگریز کی غاصبیت اور ہندوؤں کے اثرورسوخ سے نجات حاصل کرتے ہوئے آزادی حاصل کیا گیا۔ اس امر کے متحقق ہونے کے لئے یہ صدا بلند کی گئی کہ ہم مسلمانوں کے لئے آزاد خطہ چاہتے ہیں اور اس کا ماٹو و نعرہ یہی ہوگا کہ "پاکستان مطلب کیا لا الہ الا اللہ"۔ مگر باعث افسوس امر یہ ہے کہ ملک پاک میں ابتدا ہی سے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کو منظم و بہتر بنانے کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا بعض اوقات شعبہ تعلیم و تربیت میں ترمیم و بہتری کے فیصلے ہوئے مگر عملاً ان کا نفاذ نہ ہو سکا۔ جس کا بدیہی نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ملک پاکستان کا نوجوان اسلامی تعلیمات اور ارض مقدس کی محبت و مودت سے پہلو تہی کر چکا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری سیاسی و سماجی قیادت میں بہت سی ایسی شخصیات ہیں جن کو قرآن مجید کی مختصر سورت کی تلاوت نہیں آتی اور اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیمات کے مفاہیم سے کوسوں دور ہیں۔ جس کے نتیجہ میں آئے روز اسلام کے ٹھوس و بین احکامات کو بدلنے اور اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہیں حدود آرڈیننس کے نام پر تو کہیں شعبہ مالیات کو بہتر بنانے کے لئے سود کی حلت یا اس میں موجود سختی کو کم کرنے کا آوازہ لگایا جاتا ہے اور پھر کہیں ناموس رسالت ایکٹ پر نظر ثانی کا مطالبہ سامنے آتا ہے۔ اس طرح کے امور کا پیش آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارے سماجی و سیاسی ہستیوں کا اسلامی تعلیمات کو کسی انسانی و بشری صلاحیتوں اور کوششوں کا ثمر سمجھا جاتا ہے اور اسے وحی ربانی اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا صدق دل سے اعتراف و احترام نہیں سمجھتے۔ جبھی تو اس میں تغیر و تبدل کا نعرہ لگاتا ہے۔

اس طرح کے سوالات اور شکوک و شبہات ہمارے قائدین کے ذہنوں میں کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ اس کا صاف و کھرا جواب یہی ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت درست خطوط پر نہیں ہوئی جبھی تو وہ اس طرح کے جاہلانہ مطالبے کرتے نظر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سماج میں تعلیم ادارے تین حصوں میں منقسم ہیں اول: دینی تعلیمی ادارے۔ ثانی: سرکاری تعلیمی ادارے اور ثالث: پرائیویٹ و بیرونی تعلیمی ادارے۔ اول درجہ میں دینی تعلیمی ادارے جن کی اہمیت و افادیت سے انکار ناممکن ہے بس المیہ کی بات یہ ہے کہ اسلام کے تصور تعلیم کو محدود و مقید کر دیا گیا ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیم اور اس کے مشتقات کو ہی صرف اختیار کیا گیا جبکہ مظاہر کائنات اور کائناتی علوم سے پہلو تہی کی گئی جس کا ثبوت کسی بھی اہل علم و صاحب ذی شعور اور اہل سلف کی حیات میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ جس امر پر اس تحریر کو مرتب کیا گیا وہ یہ ہے کہ سرکاری و پرائیویٹ تعلیمی ادارے جن کی خدمات کا اعتراف امر واجب ہے اور دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ سائنسی و کائناتی علوم کی حفاظت اور اس میں تجدید کا فریضہ مسلم علماء ہی نے بااعتراف یونانیوں و دیگر متطور تہذیبوں کے ساتھ کیا۔ مگر بدقسمتی ہے کہ آج وہی مسلمان ایک طرف یا تو ان علوم سے غافل و دور ہے یا پھر انہی میں مشغول رہ کر اپنی زندگی بسر کر دیتا ہے اور اپنے مقصد تخلیق اور اس ابتکاری صلاحیت کے مصدر و ماخذ کو بھول بیٹھا ہے۔

پرائیویٹ و بیرونی تعلیمی اداروں میں اسلامیات کی تدریس کا سرے سے انتظام ہی نہیں۔ سائنسی مضامین کے اساتذہ کا تقرر مکمل قابلیت اور معیار کو چک کیا جاتا ہے اور پھر ان کی خدمت معاوضہ کی صورت میں بھی بہتر طور پر کی جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسلامیات کی تدریس اور اس کا امتحان متعدد تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہے ہی نہیں جیسے کہ

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

پنجاب ایجوکیشن فائونڈیشن کے منتظمین صرف سائنسی مضامین کا ہی امتحان لیتے ہیں جس کے سبب وہ سکول جو اس ادارے کے زیر انتظام ہیں وہ اپنی اسلامی و ایمانی اور قومی ذمہ داری کو نبھانے سے اجتناب کرتے ہیں ان کا مقصود صرف پیسہ ہوتا ہے اور وہ سائنسی مضامین میں اعلیٰ درجہ حاصل کرنے والے طلبہ کو ہی ادا کیا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے عصری تعلیمی اداروں کی ترجیحات میں نقص و خلل موجود ہے کہ وہ سائنسی و تجرباتی علوم کے میدان میں اپنی خدمات و کوششوں کو بہتر سے بہتر بنا کر پیش کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا اہتمام بھی کرتے ہیں کہ ان کے پاس اساتذہ ماہر علم و فن ہونے چاہیں مگر غیر سائنسی علوم اور خصوصا اسلامیات ایک ایسا مضمون بن چکا ہے کہ جس کی تعلیم کے لئے کسی بھی طرح کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسلامیات کی تدریس کے لئے ایسے اساتذہ کا تقرر کیا جاتا ہے جو صرف زبانی یا بطور حفظ اس مضمون کو یاد کر کے بچوں کے سامنے ریکارڈنگ و اپنی صوت و آواز کے ساتھ منتقل کر دیں مگر خود اسے اس مضمون کی حقیقت و روح کو سمجھنا اور طلبہ کو تفہیم کرانا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اسلامیات کے مضمون کی تدریس کے لئے ماہر اسلامیات یا اس شعبہ کے متخصص اساتذہ کا اہتمام اور تلاش کرنا ناپید عنقا ہے بلکہ دیگر مضامین کے اساتذہ حصول برکت یا وقت گذاری کے لئے اس کی تدریس کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں بچوں کو نصاب میں شامل کتاب ہی صرف یاد کروائی جاتی ہے تا کہ وہ امتحان میں پاس ہو سکے مگر اس امر سے اعراض کیا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا پڑھنا اور پڑھانا دونوں عبادت ہے۔ مگر چونکہ مادیت اور تجارت کے عصر نے ہمیں اندھا و بہرہ کر دیا ہے کہ ہم اپنی عاقبت کی فکر سے غافل ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ یہی تعلیم یافتہ نوجوان جس کی اسلامی و اخلاقی تعلیم و تربیت میں تغافل سے کام لیا تھا جہاں پر وہ اسلام و دین کی تفہیم و تعلیم سے جاہل ہوتا ہے وہیں پر وہ معاشرہ میں فتنہ و فساد کے فروغ دینے کا موجب بھی بنتا ہے۔ وہ نہ تو والدین کا ادب کرتا ہے، نہ ہی چھوٹوں پر شفقت، نہ ہی انسانیت کا درد ہوتا ہے اس کے سینے میں، اس کے ساتھ وہ ایک بے حس و بے حیا اور خود غرض انسان بن جاتا ہے۔ جس کا ظاہری ثمر کرپشن، چور بازاری اور لوٹ مار، رشوت کی صورت میں ملتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں اسلامیات کو بنیادی و اساسی حق دیا ہی نہیں جاتا اس کی تدریس کے لیے مفت خدمات پیش کرنے والے حضرات کی جستجو کی جاتی ہے جب ایسا ہو گا تو ظاہر سی بات ہے کہ وہ استاذ اس سبق اور مادہ پر اس حیثیت سے محنت نہیں کرے گا کیوں کہ اس کو اپنی ذاتی زندگی کے گذر بسر کے لیے جیب خرچ کی تو ضرورت ہوتی ہی ہے جو اسے کسی دوسرے مقام پر کام کر کے حاصل کرنا پڑتی ہے۔ یا پھر سکول و کالج میں موجود دیگر مضامین کے اساتذہ سے خدمات مستعار لی جاتی ہیں اور اس صورت میں بھی اساتذہ طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کی بد قسمتی ہے کہ سکول و کالج میں اساتذہ یا تدریس کے فرائض کماحقہ ادا نہیں کرتے کہ ان کی حرص و ہوس ہوتی ہے کہ بچہ ان الگ فیس ادا کر کے اکیڈمی میں ان سے استفادہ کرے۔ اسی طرح سکول و کالج کی انتظامیہ بھی طلبہ سے بھاری بھر فیسیں وصول کر لیتے ہیں مگر ان کی تعلیم و تدریس اور خصوصاً اسلامیات، اردو، مطالعہ پاکستان جیسے مضامین کی معیاری تدریس کا انتظام نہیں کرتے اگر میں یوں کہوں کہ وہ ادارے طلبہ کے مستقبل کو تاریک بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

LMS پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں

ہر مضمون کی ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر گھر بیٹھے آرڈر کرنے کیلئے ہم سے وٹس ایپ نمبر 923065772734+ پر رابطہ کریں

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

اس سلسلہ میں مولانا ابوالحسن علی ندوی تعلیمی اداروں کی تعریف کرتے ہوئے کہاہے کہ ”عہد حاضر کے ماہرین تعلیم نے اتفاق کیا ہے کہ ”تعلیم کوئی ایسا تجارتی سامان نہیں ہے جو درآمد یا برآمد کیا جاسکے، مثلاً مصنوعات، کچامال یا وہ ایجادات و ضروریات جو کسی ملک اور علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں، وہ ایسا لباس ہے جو ان اقوام کے قدو قامت و جسامت کی ٹھیک ناپ کے مطابق تراشا اور سیا جاتا ہے اور پسندیدہ و محبوب علم و فن اور ان مقاصد کو سامنے رکھ کر تیار کیا جاتا ہے جن کے لئے وہ ہر طرح کی قربانی دے سکتی ہیں، تعلیم صرف اس عقیدہ کو مضبوط کرنے کا ایک مہذب و شائستہ طریقہ ہے جس کا حامل یہ ملک یا قوم ہے، اس کا مقصد فکری طور پر اس کو غذا دینا، اس پر اعتماد کرنا اور اگر ضرورت ہو تو علمی دلائل سے اس کو مسلح کرنا ہے، وہ اس عقیدہ کے دوام و بقا کا وسیلہ اور بے کم و کاست آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا ایک طریقہ ہیت، نظام تعلیم کی بہترین تعریف یہ ہے کہ والدین اور مربیوں اور نگرانوں کی اس سعی پیہم کا نام ہے جو وہ اپنی اولاد کو اپنے دین وملسک پر قائم رکھنے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ اور ان بچوں کی اسطرح تربیت کرنا کہ وہ ان کے ورثہ کے جسے انہوں نے اپنے اباو اجداد سے حاصل کیا تھا کے صالح و اہل وارث و امین ثابت ہوں، اور ان کے اندر اس ثروت میں اضافہ اور توسیع اور اس کو ترقی دینے کی پوری صلاحیت ہو

ANS 02

علم کامیابی کی شاہ کلید ہے، دنیا کے کسی بھی شعبہ میں بلندی حاصل کرنے کیلئے حصول علم ضروری ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہے، سماج و معاشرہ میں اسے سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، مذہب اسلام نے بھی اس پر بے پناہ توجہ دی ہے، قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت میں حصول علم کی ترغیب دی گئی ہے، جنگ بدر کے قیدیوں کے تبادلے کے وقت بھی نادار قیدیوں سے، جو فدیہ کی ادائیگی سے قاصر تھے تاہم لکھنا پڑھنا جانتے تھے، انہیں حکم ہوا کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کاتب وحی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح لکھنا سیکھا تھا۔ یہ واقعات بتانے کیلئے کافی ہیں کہ اسلام میں علم کی اہمیت روز اول سے ہے،، دینی اور عصری تقسیم کے بغیر علم نافع کا حصول مسلمانوں کیلئے ضروری ہے، قرآن و حدیث کے ساتھ سائنس اور عصری علوم سیکھنا ہمارے فرائض میں شامل ہے، جس طرح مسلمانوں پر نماز روزہ اور دیگر احکامات فرض کئے گئے ہیں، اسی طرح خلافت و حکومت اور جہاں بانی کی ذمہ داریاں بھی مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے، اس لئے دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کا حصول بھی مسلمانوں کے فرائض میں شامل ہیں اور شروع سے مسلمان اس پر عمل پیرا رہے ہیں۔

چناں چہ ماضی قریب تک پوری دنیا میں ایک ہی تعلیمی نظام رائج تھا، دینی و عصری علوم کی کوئی تفریق نہیں تھی ایک ہی درسگاہ میں قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، نحو، صرف اور بلاغت کی بھی تعلیم دی جاتی تھی اور سائنس، ریاضیات، ایڈمنسٹریشن، جغرافیہ، فلکیات کا بھی درس دیا جاتا تھا، لیکن انقلابات زمانہ نے اس نظام کو یکسر بدل کر رکھ دیا، عالم اسلام کے زوال اور انگریزوں کے بڑھتے اثر و رسوخ نے دنیا بھر میں ایک نیا تعلیمی نظام متعارف کرایا جو سابقہ نصاب سے مکمل مختلف تھا، اس میں اسلامیات ختم کر دیا گیا، بلکہ

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

یوں کہ لیجئے اسلام سے متصادم ایک نصاب تیار کر دیا گیا جس میں اسلامیات کے ساتھ اخلاقیات کا بھی فقدان ہے اور اس نصاب کا پڑھنے والا مغرب کا شیدائی اور اسلام مخالف بن کر نکلتا ہے۔ لیکن زمانے نے پھر کروٹ بدلی، مسلمانوں نے شعور سے کام لیا، اپنے تعلیمی نظام کو اسلامیات سے جوڑنے کی فکر کی، اور اس طرح ماضی کے طرز پر اسکول کے قیام کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، عرب اور دیگر مسلم ممالک نے انگریزوں کے تیار کردہ نصاب تعلیم کو من و عن پڑھانے کے بجائے اس میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں، اسلامیات کو شامل کیا ہے، ہندوستانی مسلمانوں نے بھی اس سلسلے میں پہل کرتے ہوئے اس طرز کو اپنانے کوشش کی ہے، یہاں سیکولر حکومت ہے اس لئے سرکاری اسکولوں میں تو اس طرح کا نصاب ممکن نہیں ہے، اس لئے اس طرح کے پرائیوٹ ادارے کا قیام شروع ہو گیا ہے جہاں عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بھی نظم ہے اور مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت مغربی تہذیب کے بجائے اسلامی مزاج کے مطابق کی جاتی ہے، اسی سلسلے کی ایک کڑی دہلی کے مسلم اکثریتی علاقہ شاہین باغ میں واقع رحیق گلوبل اسکول ہے جس نے گذشتہ چند سالوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور قوم کے نونہالوں کی تربیت اسلامی ماحول میں کر کے اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی ہے۔ رحیق گلوبل اسکول کی شاندار کامیابی کے بعد اس کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر ظل الرحمن صاحب نے دس قدم آگے بڑھتے ہوئے اب ایک ایسا نصاب تیار کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے جو دینی اور عصری دونوں علوم کا مجموعہ ہو، جس میں اسلامیات کا سبق بھی اور زمانے کے رائج علوم بھی ہوں، تاکہ ایک بچہ جب اسکول سے نکلے تو وہ دنیاوی علوم کے ساتھ دینی علوم سے بھی واقفیت رکھتا ہو، خالق حقیقی سے اس کا رشتہ ہموار ہو، اپنے وجود کا اصل مقصد اسے معلوم ہو۔ ڈاکٹر ظل الرحمن صاحب نے اپنے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا عزم کیا ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے نرسری سے لے کر کلاس دس تک اسلامیات کا کورس تیار کرنے کے سلسلے میں عملی اقدام کرتے ہوئے New Approach to Islamic Studies کے نام سے فی الحال دو کتابیں تیار کی ہیں جو الحمد للہ منظر عام پر آچکی ہیں، یہ دونوں کتابیں نرسری، ایل کے جی اور یو کے جی کے طلبہ وطالبات کیلئے ہیں۔ New Approach to Islamic Studies کا پہلا اور دوسرا حصہ ہمارے سامنے ہے، اس میں مصنف نے اسلامی احکامات اور دین کی بنیادی معلومات کو انتہائی سادہ اور سلیس زبان میں بیان کیا ہے، بسم اللہ، قرآن کریم کچھ مخصوص آیتیں، احادیث کے ٹکرے، کھانے، پینے، سونے، جاگنے کی دعائیں جیسی چیزیں لکھی گئی ہیں اور انگلش میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اعداد، حروف تہجی اور دیگر بنیادیں چیزیں بھی شامل ہیں، ساتھ میں ہر باب میں کارٹون بھی بنایا گیا ہے، عملی مشق سے بچوں کو ذہن نشیں کرانے کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر یا اس فکر پر مبنی یہ کوئی پہلی کتاب نہیں ہے، اس سے قبل بھی کئی لوگ لکھ چکے ہیں بلکہ اس طرح کے اکثر اسکولوں نے اپنا نصاب تیار کر رکھا ہے جہاں اپنے طلبہ کو اپنا تیار کردہ نصاب پڑھاتے ہیں؛ لیکن ڈاکٹر ظل الرحمن صاحب کے تیار کردہ اس نصاب کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے اسے بالکل عام رکھا ہے، سادہ انداز اختیار کیا ہے، دین کی بنیادی معلومات کو انگریزی کے قالب میں ڈھالتے ہوئے کچھ اس طرح پیش کیا ہے کہ تین سال کا بچہ انگریزی بھی سیکھ لے گا اور اسے مذہب کی تمام بنیادی باتیں بھی معلوم ہو جائے گی یعنی ایک ساتھ دو کام ہو جائے گا، اس نصاب کو پڑھنے کے بعد علاحدہ کسی مکتب میں جا کر خاص مذہبی تعلیم سیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ نیز کہیں بھی کسی بھی ادارے میں اسے پڑھایا جاسکتا ہے، چھوٹے بچوں کو انگلش ٹیوشن پڑھانا، یا مکتب کے بچوں کو دعا و کلمہ یاد کرانے کیلئے بھی یہ

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

کتاب مفید ثابت ہو گی، اس کتاب کو ان مدرسوں کے نصاب میں بھی شامل کیا جاسکتا ہے جہاں ابتدائی درجات میں طلبہ کو انگلش زبان سکھائی جاتی ہے، اس کتاب کے پڑھانے سے طلبہ کو انگریزی زبان میں بہت آسانی ہو گی ساتھ ہی ان کی عربی بھی بہتر ہو گی، کیوں یہ کتاب انگلش اور عربی میں ہے اور اسے پڑھنے کے بعد دونوں زبانوں کی یکساں معلومات حاصل ہو گی۔

ANS 03

تعلیم ایک ایسا موضوع ہے جو اٹھارہویں صدی کے بعد سے ہی ہمارے درمیان ایک سنجیدہ بحث اور تحقیق کا عنوان بن چکا ہے۔ اس لئے جب ہم اس موضوع پر بحث کرنے کی جرات کرتے ہیں تو ہمیں ہندوستان میں جدید درس و تدریس اور تعلیمی قافلے کے روح رواں سر سید احمد خان, صابو صدیق, مولانا شبلی, مولانا حمید الدین فراہی اور مولانا علی میاں ندوی سے لیکر ڈاکٹر رفیق ذکریا غلام وستانوی, ولی رحمانی, ڈاکٹر ذاکر نایک اور مبارک کاپڑی کی کاوشیں بھی ذہن میں ضرور رکھنی چاہیے اور یہ بات بھی ذہن میں ضرور رہے کہ دنیا میں ایک مسلمان کی اپنی حیثیت اور شناخت ایک داعی اور قائد کی طرح ہے۔ قائد اگر تعلیم یافتہ اور بیدار نہ ہو تو وہ کسی قوم اور قافلے کی رہنمائی کبھی نہیں کر سکتا۔ ایک مسلمان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ انسان کی اصل زندگی مرنے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ مگر یہ زندگی بھی اسی وقت خوبصورت ہو سکتی ہے جبکہ اس کی دنیا خوبصورت ہو۔ دنیا کو خوبصورت اور پر امن بنانے کیلئے لازمی ہے کہ انسان اپنے پیدا ہونے کی حقیقت اور خالق سے بھی ضرور واقف ہو۔ علم غیب کی اس حقیقت کو چاک کرنے کیلئے یہ بھی لازمی ہے کہ انسان ایسے لوگوں اور ماحول کو اختیار کرے جو اسے حالات حاضرہ سے واقف کرانے میں مدد کرے۔ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ تعلیم بذات خود نہ تو کوئی مقصد ہے اور نہ ہی اسلام بلکہ یہ ایک ہتھیار ہے جو انسانی ذہن سے جہالت اور اندھیرے کے پردے کو چاک کرکے انسان کو صراط مستقیم یا صحیح رخ کے تعین کا فیصلہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔ آج کے دور میں انسانی ضروریات اور ایجادات نے جس طرح صنعت و تجارت اور ٹکنالوجی کے شعبے کو وسعت دی ہے علم و ہنر اور تحقیق و جستجو کے زاویے میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے بلکہ گلوبلائزیشن اور جیومیٹری کی زبان میں ایک دائرے کے 360 ڈگری کا زاویہ جو اٹھارہویں صدی کے پہلے تک نامکمل یا ابتدائی مراحل کے دور میں تھا اب اکیسویں صدی میں تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ انسان اپنی ترقی اور علم کی اس انتہا کو پہنچ چکا ہے جسے اگر انسانی اخلاق و اقدار کے پیرہن میں نہیں ڈھالا گیا تو اس پورے معاشرے کی تباہی یقینی ہے اور کسی حد تک ہم اس اندھی ترقی کے تباہ کن نتائج سے آشنا بھی ہو رہے ہیں۔ ایسے میں ایک طالب علم کے پاس جبکہ بچپن سے بڑھاپے تک کسی بھی سبجیکٹ یا عنوان پر عبور حاصل کرنے کیلئے صرف شروع کے تیس سال کا وقفہ ہی درکار ہوتا ہے اور اس وقفے میں بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہی ہو جائے اور جس طرح اس کے بعد اس کی پوری زندگی معاشی اور گھریلو زندگی کی جدوجہد اور ضروریات کی تکمیل میں ہی سرف ہو جاتی ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ جدید دور کے 360 ڈگری کے تحقیقی اور علمی زاویے کو طئے کر پائے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس تیس سال کے تعلیمی وقفے کے دوران اگر بچے کو کوئی ٹھوس اخلاقی تعلیم نہیں دی گئی یا وہ انسانی اقدار اور اپنے پیدا ہونے کے مقصد یعنی اقراء بسم ربک الذی خلق سے غافل اور محروم رہ جاتا ہے تو وہ اپنی باقی

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر LMS +923065772734 پر رابطہ کریں

ہم سے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

کی زندگی میں اپنی اس غیر اخلاقی دنیاوی اور مادی تعلیم کی کامیابی اور ناکامیابی دونوں ہی صورتوں میں جو فسادات برپا کریگا اس کا تصور آج کے اس مادہ پرست مسابقت اور سرمایہ دارانہ نظام میں بخوبی کیا جاسکتا ہے جہاں ہر شخص اپنے ہاتھ میں تحریر و تقریر کی شکل میں سازش اور بارود کی شکل میں پتھر لئے کھڑا ہے اور اس موقع کی تلاش میں ہے کہ اگر کوئی بات اس کے مزاج اور توقع کے خلاف ہو تو وہ اس پتھر کو اپنے مخالف کے سر پر دے مارے - یا ناکامی کی صورت میں اسی ہتھیار کو اپنے سر پر دے مارے- ایسے میں علمبرداران اسلام کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ انسان کے اندر سے اس جانور کو ختم کرنے اور اسے تباہی کے ہتھیار میں تبدیل ہونے سے پہلے ہی اسلامی اخلاق و اقدار کی تعلیم سے روشناس کرائیں- ہمارے ملک میں دعوت و تبلیغ میں مصروف مختلف تنظیمیں یہ کام کر بھی رہی ہیں اور جو لوگ ان تنظیموں سے جڑے ہیں اس کے فائدے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا مگر ادیان باطل یا خالص مادہ پرست طاقتوں کے مقابلے میں یہ تحریکیں اگر پر اثر نہیں ثابت ہو رہی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ باطل طاقتوں کو اقتدار حاصل ہے اور وہ جہاں اپنی تمام جدید حکومتی ذرائع اور وسائل کے ساتھ اپنے استعماری عزائم کی تکمیل کیلئے اسلامی تعلیمات اور اصول پر حملہ آور ہیں مسلمانوں کے قافلے کا بھی ایک کثیر گروہ نادانستہ یا اپنی مادی کمزوری کی بنیاد پر ان کی جماعت کا سپاہی ہے- ہمارا یعنی مسلم علماء اور اہل دانش کا مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح ارباب اقتدار اپنے باطل نظریات کو باقاعدہ اسکولوں اور کالجوں کے ذریعے مشتہر کر رہے ہیں ہمارے پاس بھی دعوت و تبلیغ کا کوئی ٹھوس منصوبہ نہیں ہے اور ہم آج بھی گلی کوچوں میں لیٹریچر بانٹ کر یا نماز کی دعوت دے کر مطمئن ہیں- جبکہ ہمارے انبیاء کرام کی سنت یہ رہی ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اپنے اس اخلاق و اقدار کی دعوت کو وقت کے نمرود, فرعون اور سرداران قوم کے سامنے پیش کیا-اس کی وجہ یہ ہے کہ سماج اور معاشرے کے بگاڑ میں وقت کے عالم و حاکم اور سرداران قوم کا اس لئے بھی اہم کردار ہوتا ہے کیوں کہ عوام پر ان کی گرفت ہوتی ہے-چونکہ حالات میں بدلاؤ آچکا ہے اور معاشرے کی باگ ڈور اور قسمت کا فیصلہ سیاست دانوں کے ساتھ ساتھ کالجوں کے پروفیسر اور اسکولوں کے ٹیچر, اخبارات کے ایڈیٹر اور قلمکار کرنے لگے ہیں اس لئے موجودہ دور میں یہ کام اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں اخلاق و اقدار کی اسلامی تعلیم کی شمولیت کے ذریعے کیا جاسکتا ہے تاکہ ان اسکولوں سے فارغ ہو کر جب ایک مسلمان بچہ کالج یا یونیورسٹی کی دہلیز پر قدم رکھے تو غیر مذاہب کے پختہ اور ذہین بچوں کے سوالوں کا با آسانی جواب دے سکے- ہندوستان جیسے کثیر المذاہب سماج میں چونکہ کالجوں کی سطح تک اسلامی نصاب تعلیم کو شامل کروانا بہت مشکل ہے مگر مسلمان اپنے ذاتی اداروں میں پری پرائمری اور سیکنڈری تک اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مبنی ایسا تعلیمی نصاب تیار کریں تاکہ اس تعلیم کے ساتھ ساتھ سرکاری اسکول بورڈ کے ہم جہتی نصاب کو بھی مکمل کروانا مشکل نہ ہو-

ممبء میں آجکل کئی ایسے اسکول کھل چکے ہیں جو جدید تعلیم کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر بھی بھرپور محنت کر رہے ہیں جس کی شروعات سب سے پہلے ڈاکٹر ذاکر نایک کی طرف سے ہوئی ہے اور اب تو ایسے دسیوں اسکول وجود میں آچکے ہیں اور غالباً اس طرح کے ہائی پروفائل اسکولوں کی شروعات ساؤتھ افریقہ پاکستان اور دبء وغیرہ سے ہوئی ہے جسے ممبء میں سب سے پہلے ڈاکٹر ذاکر نایک نے اسلامک انٹرنیشنل اسکول کے نام سے شروع کیا اور وہ کامیاب بھی رہے اور اب ہماری معلومات کے مطابق ممبء

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

میں کم سے کم ایسے دسیوں اسلامک اسکول کھل چکے ہیں جو ہندوستان میں بابری مسجد کی شہادت اور 9/11 کے بعد عالمگیر سطح پر اسلام کی مقبولیت نے خود مسلمانوں کو بھی ایک بار پھر اسلام کی طرف راغب ہونے پر آمادہ کیا- اسی سلسلے میں ایک بار ہماری ملاقات برطانیہ کے ایک ہم عصر اسلامی اسکالر عیسن منصوری صاحب سے بھی ہو چکی ہے جو برطانیہ میں مقیم مسلمانوں میں اسلامی بیداری پیدا کرنے کیلئے ایسے کئی اسکول قائم کر چکے ہیں اور وہ اپنے اس مقصد کی تکمیل کیلئے دنیا کے دیگر اسلامی ممالک کا دورہ بھی کرتے رہتے ہیں- خاص طور سے پاکستان میں ان کے اس منصوبے پر بہت ہی وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے- اب ضرورت اس بات کی ہے کہ پچھلے پندرہ سالوں میں جہاں دس سے بارہ اسکول امیر وکبیر گھرانے کے بچوں کیلئے کھولے گئے ہیں جس کی ماہانہ فیس تقریباً چار سے پانچ ہزار ہے ایسے اسکول بھی قائم ہوں جہاں پسماندہ اور اوسط آمدنی کے لوگ بھی جو اپنے بچوں کو کانونٹ اور مشنری اسکولوں میں بھیجنے کیلئے مجبور ہیں انہیں بھی اسلامی اور اخلاقی تعلیمات کے ساتھ متبادل راستہ مل سکے- جو گیشوری میں ملت اور اسلامک اسکالر کے نام سے کچھ ایسے اسکول قائم ضرور ہوئے ہیں لیکن کانونٹ کے مطلوبہ معیار کو نہ پہنچنے کے سبب ان کی شہرت میں کچھ گراوٹ آئی ہے- ضرورت اس بات کی ہے کہ جو وقت اور سرمایہ ہمارے لوگ دعوت و تبلیغ کیلئے باہر کی دنیا اور اجتماعات میں سرف کر رہے ہیں ان اسکولوں کے معیار بلند کرنے میں بھی لگایا جائے تاکہ ہمارے بچوں میں ڈراپ آوٹ کی کمی ہو اور یہ بچے زیادہ سے زیادہ اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہو کر کالجوں میں داخل ہوں اور وقت کے روہت وومیلا اور کنہیاؤں کی ذہن سازی کر سکیں۔ دوسرے لفظوں میں ہمارے عام مبلغین کا جو پیغام ہندو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پہنچنا ناممکن ہو رہا ہے ان بچوں کے ذریعے پہنچانے میں آسانی ہو- اسلامک انٹرنیشنل ہائی اسکول کے مالک ڈاکٹر ذاکر نایک اور صفا اسلامک ہائی اسکول کے مالک مرحوم شہاب بھائی کیلئے یہ کام اس لئے ممکن ہو سکا کیوں کہ وہ جدید تعلیم یافتہ اور بچپن سے ہی دیندار تھے اللہ نے ان کے والدین کو بے شمار دولت سے بھی نوازہ تھا- ہندوستان میں مرحوم شہاب اور ذاکر نایک کی طرح اور بھی شخصیات ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی نظر میں اس طرح کے اداروں کی افادیت کا علم اور اندازہ نہ ہو اس لئے میں دعوت و تبلیغ میں مصروف ہندوستان کی تمام تحریکوں سے کہنا چاہونگا کہ وہ اس طرح کے تعلیمی منصوبوں کے ساتھ وقت کے شہاب و ثاقب کے سامنے اپنی دعوت پیش کریں-اس طرح نہ صرف دعوت کے فرائض بھی ادا ہوں گے۔ اس کوشش سے ہندوستان کے پسماندہ علاقوں میں بھی قائم ہونے والے اسکولوں سے دیگر پسماندہ مسلم طبقات بھی مستفید ہو سکیں گے نیز ان اسکولوں سے نکلنے والے بچے کالجوں میں دیگر برادران وطن کی ذہن سازی میں معاون ہو سکتے ہیں-ایک سستی اور اسلامی ماحول میں تعلیم کا یہ کام مسجدوں کے ذریعے بھی انجام دیا جا سکتا ہے جو کہ نماز کے باقی اوقات میں خالی ہی رہتی ہیں جیسا کہ بنگلور اور چنئی کی کچھ مسجدوں کو جدید تعلیم کیلئے استعمال میں لیا جا چکا ہے

ANS 04

ارسطو کی منطق اور علماء ومفتیانِ کرام

کبھی کبھار سوچتا ہوں کہ مولوی / مفتی صاحبان کو خراب کرنے میں ارسطو کی منطق کا بہت عمل دخل ہے۔ مدارس میں یہی منطق پڑھائی جاتی ہے۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

)منطق ایسے قوانین کا علم ہے جن کو لاگو کرنے سے ہمارا ذہن غور و فکر میں غلطی سے بچ جاتا ہے، گویا منطق صحیح فکر کے ضوابط بتاتی ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہیں، استخراجی منطق اور استقرائی منطق۔ ارسطو نے استخراجی منطق کی طرح ڈالی، وہی مدارس میں داخل ہے(

ارسطو کی منطق میں زیادہ زور استخراج پر دیا جاتا ہے کہ کس طرح دو قضیوں (جملوں / دعوں) کو ترتیب دیا جائے تو نتیجہ درست نکلے گا، اِس ترتیب کی چار صورتیں گنوائی جاتی ہیں۔ ایک صورت کی مثال دیتا ہوں، جیسے زید انسان ہے۔ یہ ایک قضیہ (جملہ / دعویٰ) ہے۔ ہر انسان فنا ہونے والا ہے، یہ دوسرا قضیہ (جملہ / دعویٰ) ہے۔ اب دونوں کو ملاتے ہیں

زید انسان ہے (دعوی اول، اِسے صغریٰ کہا جاتا ہے)

ہر انسان فنا ہونے والا ہے (دعویٰ ثانی، اِسے کُبریٰ کہا جاتا ہے)

نتیجہ: زید فنا ہونے والا ہے۔

ارسطو کی منطق "استخراجی" (ڈیڈیکٹو) کہلاتی ہے، اِس کا سارا زور قیاس (استخراج) کی ترتیب پر ہوتا ہے، یہ مواد سے بحث ہی نہیں کرتی کہ وہ درست ہے یا نہیں۔ اِس منطق میں دونوں دعوں کی صداقت کو جانچنے کا مرحلہ نہیں آتا۔

قضایا (جملوں / دعوں) کی صداقت اور صحت کی جانچ پڑتال "استقرائی" (اِنڈیکٹو) منطق کا کام ہے۔ مولوی صاحبان نے "استقرائی منطق" نہیں پڑھی ہوتی۔ یہ صرف ارسطو کی "استخراجی منطق" کو سمجھے ہوتے ہیں، وہی مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔ بس جیسے تیسے دو باتیں سُنیں، اُن کی صحت جانچے بنا، خود ہی نتیجہ نکال لیا، گویا خود ہی مدعی، خود ہی منصف۔

ایک اور مثال دیتا ہوں، زید شرابی ہے۔ (پہلا دعویٰ) ہر شرابی فاسق ہوتا ہے۔ (دوسرا دعویٰ) ایسے میں ارسطو کی منطق بتاتی ہے کہ اِن دو باتوں کو جوڑیں

زید شرابی ہے (صغریٰ)

ہر شرابی فاسق ہے (کُبریٰ)

نتیجہ: زید فاسق ہے، نکلتا ہے۔

اب دونوں دعوں کی صحت اور چھان پھٹک کی ذمہ دار ارسطو کی منطق نہیں۔ یہ کام استقرائی منطق کا ہے، جس سے علماء کرام غافل ہوتے ہیں، ایسے میں دعوں کی چھان پھٹک کیے بغیر، وہ اندھا دھند انھیں جوڑ کر خود ہی نتیجہ نکال کر فتاویٰ داغتے ہیں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

میں نے جب بھی کسی کے خلاف فتاویٰ دیکھے، فوری ذہن میں آیا کہ یہ سب ارسطو کی منطق کا کیا دھرا ہے کہ بس مولوی صاحب کے کان میں کوئی بھنک پڑی تو انھوں نے فوری دوسرا دعویٰ نتھی کیا اور نتیجہ نکال لیا۔

چند مزید مثالیں:

زید قادیانی ہے (پہلا دعویٰ، مولوی صاحب نے اِس کی تصدیق ہرگز نھیں کرنی)

قادیانی کافر ہیں (دوسرا دعویٰ، مولوی صاحب نے اِس کی بھی تصدیق نھیں کرنی)

نتیجہ: زید کافر ہے۔

زید نے کدو کی توہین کی ہے (پہلا دعویٰ)

کدو کی توہین کفر ہے (دوسرا دعویٰ، کیونکہ کدو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پسند تھا۔ یہ دعویٰ بھی مولوی صاحب کی اپنی اختراع یا سُنا سُنایا ہے)

نتیجہ: زید کافر ہے۔

زید نے صحابی کی توہین کی/ گالی دی (پہلا دعویٰ، اِس کی ویری فیکیشن بھی نھیں کی گئی)

صحابی کی توہین کفر ہے (دوسرا دعویٰ، اس کی تصدیق بھی نھیں کی گئی)

نتیجہ: زید کافر ہے۔

اِن مثالوں میں چھ دعوے تھے۔

1- زید قادیانی ہے

2- قادیانی کافر ہیں

3- زید نے کدو کی توہین کی ہے

4- کدو کی توہین کفر ہے

5- زید نے صحابی کی توہین کی

6- صحابی کی توہین کفر ہے

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

اِن کے صحیح ہونے یا غلط ہونے کی بحث، ارسطو کی منطق میں کی ہی نہیں جاتی۔ قضایا (دعوں) کی صحت وعدم صحت کی بحث، استقرائی منطق میں کی جاتی ہے، جو مدارس میں نہیں پڑھائی جاتی۔ گویا مولوی صاحبان ارسطو کی منطق پڑھ کر، خود مدعی، خود ہی منصف بننے کی روش پر گامزن ہو جاتے ہیں، اپنے دعوں کے صحیح یا غلط ہونے کے حوالے سے اُنھوں نے منظم سائنسیٔ انداز میں تحقیق نہیں کی ہوتی، اُن کا زور صرف جملوں کو ترتیب دینے پر ہوتا ہے۔

.1 استخراجی استدلال:

اس استدلال میں دریافت شدہ عمومی حقائق سے جزوی حقائق کو مستنبط طریقے سے اخذ کیا جاتا ہے۔ گویا اس استدلال میں ایک چھوٹی سچائی بڑی سچائی سے ماخوذ ہوتی ہے۔ جیسے:

تمام عادل لوگ ایماندار ہوتے ہیں

زید عادل ہے

لہٰذا زید ایماندار ہے

روایتی طور پر یہی خیال کیا جاتا رہا ہے کہ استخراجی استدلال کی پہچان یہ ہے کہ اس میں ہمیشہ کلیات سے جزئیات اخذ ہوتے ہیں۔ جیسے:

تمام انسان فانی ہیں

سقراط انسان ہے

لہٰذا سقراط فانی ہے

یقیناً، اس استدلال میں جزوی نتیجہ پہلے مقدمے کی کلی سچائی سے اخذ ہوا ہے لیکن استخراجی استدلال کے بارے میں جدید تحقیق ۱۳ نے ایسا نقطۂ نظر بدل کر رکھ دیا ہے۔ مثلاً درج ذیل مثالوں کی رُو سے استخراجی استدلال کی یہ پہچان قائم نہیں رہی کہ اس میں ہمیشہ کلیات سے جزئیات اخذ ہوتے ہیں۔ جیسے: مثال نمبر ا:

تمام جانور فانی ہیں

تمام انسان جانور ہیں

لہٰذا تمام انسان فانی ہیں

اس استدلال میں عمومی نتیجہ کلی سچائی پر مبنی مقدمات سے اخذ ہوا ہے گویا کلیات سے کلیہ کو اخذ کیا گیا ہے اور مثال نمبر ۲:

اگر سقراط انسان ہے تو سقراط فانی ہے

سقراط انسان ہے

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

لہٰذا سقراط فانی ہے

اس استدلال میں جزوی نتیجہ جزوی سچائی پر مبنی مقدمات سے اخذ ہوا ہے۔ گویا یہاں جزئیات سے جزئیہ کو اخذ کیا گیا ہے۔ اب استخراجی استدلال کی پہچان یہ قرار دی گئی ہے کہ یہ ایسا استدلال ہے جس میں مقدمات اپنے نتیجے کی صحت کے لیے کلی جواز فراہم کرتے ہیں۔ گویا نتیجہ اپنے مقدمات سے لازماً اخذ ہوتا ہے۔ مقدمات صادق ہوں گے تو نتیجہ بھی صادق ہو گا۔ اسی طرح مقدمات باطل ہوں گے تو نتیجہ بھی باطل ہو گا۔ اس حساب سے استخراجی استدلال کا بنیادی وظیفہ مقدمات اور نتیجے کے مابین قطعی رشتے کی نوعیت کو واضح کرنا ہے تاکہ درست اور غلط دلائل کی تمیز واضح ہو سکے۔

اگر استخراجی استدلال کے متعلق وضع کردہ قواعد وضوابط کو ٹھیک ٹھیک ملحوظ خاطر رکھا جائے تو مقدمات اور نتیجے کے مابین دلالت کا ایسا تعلق قائم ہو جاتا ہے جس کی بناء پر صادق مقدمات سے باطل نتیجے کے اخذ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے استخراجی استدلال کا نتیجہ ہمیشہ یا تو حتمی طور پر سو فیصد صحیح ہو گا یا سو فیصد غلط۔ نتیجے کے صحیح یا غلط ہونے کے درمیان اس کے امکانی ہونے کی کوئی صورت نہیں نکلتی۔ اس بناء پر استخراجی استدلال کو "0" اور "1" یا "on" اور "off" یا پھر "ہاں" اور "نہ" کی منطق کہا جاتا ہے۔ موجودہ کمپیوٹر کی مشین لینگویج اسی کی ترقی یافتہ تکنیکی شکل ہے۔

بطور ماحصل، استخراجی استدلال میں چند حقائق کو بدیہی جان کر مخصوص قواعد وضوابط کی روشنی میں ان سے حتمی نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ گویا تجربات ومشاہدات کا سہارا لیے بغیر طے شدہ مسلمہ اور معلوم حقائق سے یقینی اور حتمی نتائج نکالے جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں استخراجی استدلال کا اصرار فکر کی اندرونی ساخت اور ہیئت پر ہوتا ہے جس میں دلائل کی صحت کو مقرر قواعد وضوابط کی روشنی میں پرکھ کر حتمی اور یقینی نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔

جان اسٹورٹ مل استخراجی استدلال پر معترض ہے۔ اس نے اسے مغالطہ مصادر علی المطلوب (Petitio Principii)[14] قرار دیا ہے۔ اس مغالطے سے مراد وہ فکری غلطی ہے جس میں نتیجہ مقدمات کے اندر پہلے ہی سے مضمر ہوتا ہے۔ گویا مقدمات کے مفہوم کا محض اعادہ ہوتا ہے لہٰذا کوئی نئی خبر یا اطلاع نہیں پہنچ رہا ہوتا۔ دوسرے لفظوں میں نتیجہ مقدمات کے ایسے اجتماع واشتراک سے وجود میں آتا ہے جہاں مقدمات نتیجے پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے جو معلومات مقدمات میں موجود ہوں وہی نتیجے میں بھی پائی جاتی ہیں۔ گویا استدلال ایک دائرے کی شکل میں چلتا ہے جہاں نتیجے کی معلومات مقدمات کی معلومات ہی کی طرف پلٹتی ہیں۔ اس مناسبت سے اسے مغالطہ دَور (Circular Fallacy) بھی کہا جاتا ہے۔ بادی النظر میں مل کے اعتراض پر غور کیا جائے تو اس میں وزن دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً:

تمام انسان فانی ہیں

سقراط انسان ہے

لہٰذا سقراط فانی ہے

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں
LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں
گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

اس استدلال کے سرسری سے تجزیے سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ تمام انسان فانی ہیں اور سقراط کا انسان ہونا بھی شک وشبہ سے مبرا ہے۔ لہذا ایسا نتیجہ خود بخود بر آمد ہو گا کہ سقراط فانی ہے۔ اس لیے مل کا اعتراض درست معلوم ہو تا ہے کہ نتیجہ تو اخذ ہونے سے پیشتر ہی مقدمات میں پنہاں ہے۔ چنانچہ اخذ ہونے کے بعد کسی نئی خبر یا اطلاع کا سبب نہیں بنا۔

استخراجی استدلال کو ثبوت کی رُو سے مستعمل سمجھا جائے تو یقینا یہ کسی نئی خبر کا باعث نہیں اور مغالطے پر مبنی ہے لیکن بنظر غائر اس کے نتائج کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اپنی اندرونی ساخت اور ترکیب کے قواعد وضوابط کی رُو سے اس میں کوئی مغالطہ نہیں، کیونکہ اس کی صوری ہیئت کا دارومدار اس کے مقدمات اور نتیجے کے مابین خود تردیدی سے محفوظ رہنے پر ہے، نیز اس کا نتیجہ کسی نئی خبر کی اطلاع نہ دے پانے کے باوجود علم کے فروغ میں ترقی کا سبب ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ جب تک استخراجی استدلال کے نتائج اخذ نہیں کئے جائیں گے اور ان نتائج پر مبنی مزید نتائج نہیں نکالے جائیں گے، علمی ترقی کے راستے مسدود رہیں گے۔ موجودہ دور میں الیکٹرک سرکٹس، کمپیوٹرز کی ہارڈویئر، سوفٹ ویئر اور انجینئرنگ کے فارمولے استخراجی استدلال کے استعمال کا بیّن ثبوت ہیں۔

.2 استقرائی استدلال:

اس استدلال میں دریافت شدہ جزوی حقائق سے عمومی حقائق کو مربوط طریقے سے اخذ کیا جاتا ہے۔ گویا اس استدلال میں ایک بڑی سچائی چھوٹی چھوٹی سچائیوں سے ماخوذ ہوتی ہے۔ جیسے:

زید عادل ہے اور ایماندار ہے

بکر عادل ہے اور ایماندار ہے

عمر عادل ہے اور ایماندار ہے

---------وغیرہ---------

لہذا تمام عادل لوگ ایماندار ہوتے ہیں

جان اسٹورٹ مل استقرائی استدلال ہی کو استدلال کا صحیح طریقہ خیال کرتا ہے۔ روایتی طور پر یہی خیال کیا جاتا رہا ہے کہ استقرائی استدلال کی پہچان یہ ہے کہ اس میں ہمیشہ جزئیات سے کلیات اخذ ہوتے ہیں جیسے :

سقراط انسان ہے اور فانی ہے

افلاطون انسان ہے اور فانی ہے

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

ارسطوانسان ہے اور فانی ہے

---------وغیرہ---------

لہٰذا تمام انسان فانی ہیں

یقیناً اس استدلال میں عمومی نتیجہ بے شمار جزوی سچائیوں کے اشتراک سے اخذ ہوا ہے لیکن استقرائی استدلال کے بارے میں جدید تحقیق ۱۵ نے ایسا نقطۂ نظر بدل کے رکھ دیا ہے۔ مثلاً درج ذیل مثالوں کی رُو سے اس کی اب یہ پہچان قائم نہیں رہی کہ اس میں ہمیشہ جزئیات سے کلیات اخذ ہوتے ہیں: پہلی مثال:

تمام گائیں ممالیا ہیں اور پھیپھڑے رکھتی ہیں

تمام گھوڑے ممالیا ہیں اور پھیپھڑے رکھتے ہیں

تمام انسان ممالیا ہیں اور پھیپھڑے رکھتے ہیں

---------------وغیرہ---------------

لہٰذا تمام ممالیا پھیپھڑے رکھتے ہیں

اس استدلال میں عمومی نتیجہ کلی سچائیوں پر مبنی بے شمار مقدمات سے اخذ ہوا ہے۔ گویا کلیات سے کلیہ کو اخذ کیا گیا ہے۔ دوسری مثال:

ہٹلر مطلق العنان تھا اور جابر تھا

سٹالن مطلق العنان تھا اور جابر تھا

---------وغیرہ---------

کاسترو مطلق العنان ہے۔

لہٰذا کاسترو جابر ہے

اس استدلال میں جزوی نتیجہ جزوی سچائیوں پر مبنی بے شمار مقدمات سے اخذ ہوا ہے۔ گویا یہاں جزئیات سے جز کو اخذ کیا گیا ہے۔ اس طرح اب استقرائی استدلال کی پہچان یہ قرار دی گئی ہے کہ یہ ایسا استدلال ہے جس میں مقدمات اپنے نتیجے کی صحت کے لیے جزوی جواز فراہم کرتے ہیں۔ گویا نتیجہ اپنے مقدمات سے امکانی طور پر اخذ ہوتا ہے۔ اگر مقدمات صادق ہوں گے تو نتیجہ بہتر (better) ہوگا۔ بعینہٖ اگر مقدمات باطل ہوں گے تو نتیجہ بھی بدتر (worse) ہوگا۔ اس حساب سے استقرائی استدلال کا بنیادی وظیفہ مقدمات اور نتیجے کے مابین امکانی رشتے کی نوعیت کو واضح کرنا ہے تاکہ بہتر (better) اور بدتر (worse) دلائل میں تمیز واضح ہو سکے۔

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

اگر استقرائی استدلال میں محتاط مشاہدات و تجربات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو مقدمات اور نتیجے کے مابین ایسا تعلق قائم ہو جاتا ہے جس کی بناء پر مشہود مقدمات سے غیر مشہود عمومی نتیجہ اخذ ہوتا ہے جو کافی حد تک بہتر یا بدتر ہو سکتا ہے لیکن سو فیصد حد تک کبھی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں، استقرائی استدلال کا نتیجہ ہمیشہ امکانی ہوتا ہے کبھی حتمی اور یقینی نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استقرائی استدلال کی حالت ہاں اور نہیں کی صورتوں میں دو قطبی (bipolar) نہیں ہوتی بلکہ دو قطبین کے درمیان کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ اس نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے ایک سادہ سی مثال ۱۶ کو سامنے رکھتے ہیں:

لاہور کے زیادہ تر سیاست دان مسلم لیگی ہیں

چوھدری اعتزاز احسن لاہور کے ایک سیاست دان ہیں

لہذا غالب امکان ہے کہ چوھدری اعتزاز احسن مسلم لیگی ہیں

بالفرض نتیجے کے لیے جزوی جواز مہیا کرنے والے مقدمات صادق ہوں تو نتیجے کے بہتر ہونے کا امکان قوی ہوگا لیکن اگر مزید مقدمات اکٹھے کئے جائیں تو ان کی رُو سے نتیجہ بہتر رہنے کا امکان مزید قوی ہو سکتا ہے یا پھر کمزور پڑ سکتا ہے۔ مثلاً مشاہدات کی بنیاد پر یہ حقائق سامنے آئیں:

پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی رکن مسلم لیگی نہیں

چوھدری اعتزاز احسن پاکستان پیپلز پارٹی کے رکن ہیں

تو یقیناً، استخراجی استدلال کی بدولت یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ:

چوھدری اعتزاز احسن مسلم لیگی نہیں۔

استخراجی استدلال کے اس نتیجے کی رُو سے بلاشک وشبہ محولہ بالا استقرائی استدلال کا نتیجہ بہتر نہیں رہتا اور اگر مزید شواہد اکٹھے کئے جائیں جیسے، چوھدری اعتزاز احسن مسلم لیگ کے قائد میاں نواز شریف کے خلاف بڑھ چڑھ کر سیاسی مہم چلاتا رہا اور وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کی کابینہ کا ایک اہم رکن ہے۔ یقیناً ایسے شواہد کی صورت میں حاصل شدہ استقرائی نتیجہ مزید کمزور پڑ جاتا ہے، قوی نہیں رہتا لیکن پھر بھی اسے سو فیصد بدتر قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ استقرائی استدلال کا نتیجہ مستقبل تک محیط ہے اور مستقبل حال میں نامعلوم رہتا ہے جس کی بدولت چوھدری اعتزاز احسن کے مستقبل کے بارے میں یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ آئندہ بھی مسلم لیگی نہیں رہیں گے اس بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ استقرائی استدلال کا نتیجہ ہمیشہ امکانی ہو سکتا ہے، یقینی نہیں۔

بطور ماحصل، استقرائی استدلال میں مشہود حقائق کی روشنی میں ایسے امکانی نتائج اخذ کئے جاتے ہیں جو وقت اور حالات کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مستقبل کے بارے میں ٹھوس پیشین گوئی کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

پر اپلوڈ کرنے کیلئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں LMS

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

عام طور پر استقرائی استدلال کے بارے میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں استقرائی زقند کا مغالطہ (Fallacy of Inductive Leap) ۱۷ پایا جاتا ہے۔ اس مغالطے سے مراد وہ فکری غلطی ہے جس میں چند مشہود مقدمات سے غیر مشہود عمومی نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی محلے میں رہتے ہوئے یہ تجربہ ہوا ہو کہ وہاں کی تمام مستورات جھگڑالو ہیں اور اس تجربے کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ دنیا کی تمام خواتین جھگڑالو ہوتی ہیں...ایسا استدلال پیش کرنا، اپنی جگہ عملی طور پر یقینا خطرے سے خالی نہ ہوگا۔ بہر کیف استقرائی استدلال میں خواہ کتنی ہی احتیاط اور ژرف نگاہی سے کام لیا گیا ہو، مطلوبہ نتیجہ نکالنے میں جلد بازی نہ کی گئی ہو، بھرپور اعتماد اور محتاط مشاہدات و تجربات کی مدد سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہو، جیسے کہ "تمام کوے کالے ہیں" اسی بناء پر ایک معقول اور مستند نتیجہ مانا جاتا ہے۔ پھر بھی اس میں نامعلوم مستقبل کے شامل ہونے سے انحراف نہیں کیا جا سکتا اور یہی وہ جہت ہے جو استقرائی استدلال کو استقرائی زقند کے مغالطے میں بدلنے کا سبب بن سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ استقرائی استدلال کا نتیجہ خواہ کتنا ہی قوی کیوں نہ ہو اس میں مستقبل کے حوالے سے تبدیلی کا امکان رہتا ہے۔ آج کا عمومی نتیجہ آج کے مقدمات کی رُو سے جس قدر قوی کیوں نہ ثابت ہو، آنے والے کل کی ایک ہی مثال اسے کمزور کر سکتی ہے اور یہی نہیں بلکہ اسے یکسر بدل کر بھی رکھ سکتی ہے۔ اس لیے استقرائی استدلال سے استقرائی زقند کا اعتراض دور کرنا مشکل ہے۔ لاریب، معترضین کا دعویٰ اپنی جگہ ٹھوس سہی مگر نامعلوم مستقبل کی طرف موثر قدم اُٹھانے اور علم میں خاطر خواہ اضافے کے لیے استقرائی استدلال ناگزیر ہے۔ جب تک محتاط تجربات و مشاہدات نہیں کئے جائیں گے انسانی علم کے راستے مسدود رہیں گے۔ ویسے بھی فطرت کے یکساں اصول وضوابط سے استقرائی استدلال کے نتائج پر بھروسہ بڑھتا ہے۔ بلاشبہ آج یہ مانا جانے لگا ہے کہ بزبانِ ڈاکٹر آغا افتخار حسین، "مشاہدات اور تجربات سے نتائج اخذ کرنے کے لیے عقل استقرائی کی ضرورت ہے۔ سائنس کی بیشتر ترقی انسان کی عقل استقرائی ہی سے عبارت ہے۔"۱۸

مجموعی طور پر، استخراجی اور استقرائی، استدلال کی دو اقسام نہیں بلکہ وہ ایک ہی فکری عمل کے دو مختلف روپ ہیں۔ اُن میں باہم کوئی مناقشت نہیں۔ دونوں کے منفرد اہداف ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے پر مقدم نہیں۔ میلون (Mellone) کا خیال ہے کہ استدلال کا فکری عمل ایک مالا کی طرح ہے۔ ۱۹ استخراجی صورت میں مالا کا دھاگا یعنی عمومی اصول ہاتھ میں ہوتا ہے جس میں حقائق کے دانوں کو یکے بعد دیگرے پرو دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، استقرائی صورت میں حقائق کے دانوں کا ڈھیر موجود ہوتا ہے جسے ایک لڑی میں پرونے کے لیے مناسب دھاگے یعنی عمومی اصول کی تلاش ہوتی ہے۔ چونکہ استخراجی استدلال اور استقرائی استدلال ایک ہی فکری عمل کے دو متضاد دھارے ہیں، اس لیے ان کے مابین امتیازات کو نظر انداز کر دینا زیادتی ہوگی کیونکہ ان ہی کی وجہ سے ان کے الگ الگ دائرۂ عمل، مقصد اور منزلِ مقصود کا تعین ہوتا ہے۔ ان کے بنیادی امتیازات حسبِ ذیل ہیں:

1. روایتی طور پر یہ خیال کیا جاتا رہا کہ استخراجی استدلال وہ ہوتا ہے جس میں کلیات سے جزئیات اخذ کئے جاتے ہیں مگر جدید تحقیق نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اس میں کلیات سے کلیات اور جزئیات سے جزئیات بھی اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ یہ طے ہے کہ اس میں جزئیات سے کلیات کو اخذ کرنا ممکن نہیں۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال کے

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

بارے میں یہ خیال تھا کہ اس میں جزئیات سے کلیات اخذ کئے جاتے ہیں مگر جدید تحقیق نے یہ ثابت کر دکھایا کہ اس میں کلیات سے کلیات اور جزئیات سے جزئیات بھی اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ البتہ یہ طے ہے کہ اس میں کلیات سے جزئیات کو اخذ کرنا ممکن نہیں۔ اس حساب سے دیکھا جائے تو استخراجی استدلال وہ ہے جس میں جزئیات سے کلیات کو اخذ کرنا اور استقرائی استدلال وہ ہے جس میں کلیات سے جزئیات کو اخذ کرنا ممکن نہیں۔

.2استخراجی استدلال کا نتیجہ اپنے مقدمات سے یقینی اور لازمی طور پر اخذ ہوتا ہے۔ کیونکہ نتیجے کے لیے مقدمات کلی جواز فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے وہ سو فیصد صادق ہوتا ہے یا پھر سو فیصد باطل۔ اس حساب سے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مقدمات صادق ہوں اور نتیجہ باطل۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال کا نتیجہ اپنے مقدمات سے امکانی اور احتمالی طور پر اخذ ہوتا ہے کیونکہ نتیجے کے لیے مقدمات جزوی جواز مہیا کرتے ہیں اس لیے وہ کافی حد تک بہتر (better) ہوتا ہے یا بدتر (worse)۔ اس حساب سے ہو سکتا ہے کہ مقدمات سچ ہوں اور نتیجہ باطل۔

.3استخراجی استدلال کی نوعیت صوری ہے کیونکہ اس کا اصرار فکر کی اندرونی ساخت پر ہوتا ہے جس میں بدیہی حقائق کے مقررہ قواعد و ضوابط کی رُو سے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ گویا استخراجی استدلال میں فکر کو اسی کے باطن پر مرکوز رکھا جاتا ہے جہاں مقدمات اور نتیجے کے مابین رشتے کی مطابقت کو جانچا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال کی نوعیت مادی ہے کیونکہ اس کا اصرار خارجی مشاہدات و تجربات کی رو سے کسی مظہر کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات کو بے نقاب کرنا ہے۔ گویا استقرائی استدلال میں فکر کو اس کے خارج پر مرتکز کیا جاتا ہے جہاں فکر اور حقیقت کی مطابقت کو جانچا جاتا ہے۔

.4استخراجی استدلال کا انحصار بدیہیات پر ہے جنہیں اتھارٹی خیال کیا جاتا ہے۔ ان پر مبنی مقدمات کا ذریعہ الفاظ بنتے ہیں جن میں غلطی اور لغزش کا امکان موجود رہتا ہے۔ اس لیے استخراجی استدلال کا ہدف فکر کو لفظی مغالطوں سے پاک رکھنا ہے۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال کا انحصار مشاہدات و تجربات پر ہے جنہیں خاصی عرق ریزی سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ان مشاہدات و تجربات پر مبنی مقدمات کا ذریعہ حسی ادراکات بنتے ہیں جن میں کوتاہی اور خطا کا امکان موجود رہتا ہے۔ استقرائی استدلال کا ہدف فکر کو تجربی مغالطوں سے دور کرنا ہے۔

.5استخراجی استدلال کا رجحان تعقلات کے اطلاقی پہلو سے متعلق ہے جس میں عمومی تعقلات کو مخصوص احوال پر منطبق کر کے متعلقہ تعقل کی صحت کو معلوم کیا جاتا ہے اور جس سے تعقلات کے استناد کو استحکام ملتا ہے۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال کا رجحان تعقلات کے تشکیلی پہلو سے متعلق ہے جس میں مخصوص احوال سے عمومی تعقلات کو وضع کیا جاتا ہے اور جس سے تعقلات کی بنیادوں کو استوار کیا جاتا ہے۔

.6استخراجی استدلال روایتاً تقسیم (division) کے عمل پر موقوف ہے کیونکہ اس میں ایک بڑی جماعت کو چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ گویا استخراجی استدلال پہلے سے معلوم علم کی تقسیم در تقسیم کا مبسوط سلسلہ ہے۔ اس کے برعکس، استقرائی استدلال روایتاً جماعت بندی (classification) کے عمل پر موقوف ہے کیونکہ اس

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیئے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لیے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

میں چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو ان کی باہمی خاصیتوں کی بدولت ایک بڑی جماعت میں ضم کیا جاتا ہے۔ گویا استقرائی استدلال تجربات ومشاہدات کی بدولت دریافت شدہ علم کی ترکیب در ترکیب کا مبسوط سلسلہ ہے۔

ANS 05

یہ طریقہ H.E Arm Strong نے دیا تھا۔ اسی طریقہ کو Pollion اور Dankar نے Problem Solving Method کا نام دیا ہے۔ اس طریقہ میں طلبہ خود سے حقائق کو تلاش کرتے ہیں، حقائق تلاش کرنے میں جو پریشانیاں سامنے آتی ہیں، ان کا تجزیہ کرتا ہے، جس کے نتیجہ میں حقائق تک پہنچ جاتا ہے۔ اس میں طلبہ پہلے کوشش کرتے ہیں، اس کوشش میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں، لیکن بار بار کرکے غلطیوں پر قابو پالیتا ہے۔ یہ طریقہ طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرنے میں کافی معاون ہے۔ اس نقطہ نظر کے سب سے زیادہ پیداواری مطالعہ وسط 50s میں شروع کر دیا. XX صدی. اس مدت کے دوران، صرف کی ایک نظریاتی بنیاد تیار کرنے کے لئے شروع کر دیا ہے مسئلہ کی بنیاد پر سیکھنے. مناسب مختلف اساتذہ کی تفتیش کی. نتیجہ کی ساخت، تقریب، انکشافی گفتگو کی درجہ بندی کی وضاحت کرنے جوہر تیار کی گئی تھی. اس کے بعد، ماہرین تعلیم سے تعلیمی عمل میں نقطہ نظر کا استعمال کرنے کی تکنیک کا ایک نظام تیار کیا ہے. انکشافی گفتگو - تدریس کا ایک سوال جواب طریقہ. اس کے لئے تیار بھیں معلم معلومات نہیں ہوتی ہے، اور بچوں کو بھیجنے کے نئے تصورات کی شناخت کے لئے. انکشافی گفتگو منظرنامے صحیح سوال شامل ہونا چاہئے. ان طلباء کے جوابات ان کے تجربے، مشاہدے اور علم کو استعمال کرتے ہوئے کر رہے ہیں.

انکشافی گفتگو ہے جس کی خصوصیات میں سے ایک - اس توسیع کے مسئلہ سے خطاب کرنے کی. استاد بچوں کے سوالات، ایک دوسرے کے ساتھ باہم ہیں اور ایک دوسرے کی پیروی کر رہے ہیں جس کا ایک سلسلہ پوچھتا ہے. ان میں سے ہر ایک چھوٹا سا مسئلہ .formulates ایک ہی وقت میں ساتھ مل کر وہ استاد کی طرف سے درپیش اہم مسئلے کے حل کے لئے قیادت کریں. انکشافی گفتگو میں شامل ہیں کہ مسائل - نقطہ نظر کا ایک اہم جزو. انہوں نے ایک اہم علمی تقریب انجام. ابتدائی اسکول میں، بچوں فعال طور پر ماحول کی کر رہے ہیں. ایک اصول کے طور پر، زیادہ تر معلومات وہ مشاہدے سے حاصل کی. بچوں میں کیا ہو رہا ہے کی بہتر تفہیم کے لئے فطرت انکشافی گفتگو پر استعمال کیا جا سکتا لیکچرر. "موسم سرما میں کیا؟": تو، استاد سے ایک سوال پوچھتا ہے یہ ایک مختصر جواب حاصل کر سکتے ہیں: "مختصر اور گرم" پھر استاد اضافی ذیلی سوالات کے قائم کرنے کے لئے شروع ہوتا ہے. وہ ضروری ہیں کے نتیجے مختصر جواب ناکافی ہے اور اس کا جواز پیش کرنے کے لئے بچے کو نہیں دیتا کیونکہ. استاد خطے کے اسی موسمی خصوصیات میں وضاحت، shelterbelts یا پانی جسم کے سلسلے میں نقشے پر شہر کے محل وقوع کے پوچھ سکتے ہیں. یہ "افق" مسئلہ میں

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

توسیع کے بعد: موسم سرما میں علاقہ بھر میں ایک ہی ہے اگر استاد سے پوچھتا ہے. نتیجے کے طور پر، استاد اصل سوال کے بچوں لاتا ہے. تاہم، اب طلباء نے اس رائے کے لئے ایک تفصیلی جواب کی وضاحت دے سکتے ہیں. نتیجہ بہت دلچسپ انکشافی گفتگو ہو سکتی ہے. مثال: تاریخ کو ایک راجکمار کے دور حکومت میں تعلیم حاصل کر رہا ہے. سوالات کے استاد کے الفاظ "پڑھ اور بتا"، "سوچنے"، کے ساتھ شروع ہو سکتا ہے "اعمال کا تجزیہ." ایک سوال کے جواب میں بچوں کو واضح طور پر ان واقعات کو سمجھنے، افراد کے اعمال کا جائزہ لینے، نتیجہ اخذ، رائے کا جواز پیش .

انکشافی گفتگو - باہم مسائل کا ایک سلسلہ. ان کا شکریہ، مکالے کردار unfolding کے لیتا ہے. چین میں سوالات میکانکی نہیں جڑے ہیں لیکن منطقی طور پر کر رہے ہیں. ہر اگلی جواب سے ابھر کر سامنے آئے ہیں تاکہ وہ اہتمام کر رہے ہیں. مؤخر الذکر، کے نتیجے میں، ایک علیحدہ ذہنی قدم کی ایک قسم ہے. یہ اصل مسئلے کا حل کا ایک حصہ کے طور پر کام کرتا ہے. اس طرح، اہم خصوصیات گریڈ اسکول میں انکشافی گفتگو دیوانہ، میں شامل ہیں:

1. ہر سوال تلاش کے ایک منطقی قدم کے طور پر ظاہر ہوتا ہے.
2. چین میں تمام لنکس کو باہم مربوط ہیں اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے.
3. جوابات کے لئے تلاش کے استاد کو جزوی طور پر حمایت کے ساتھ اپنے طور پر بچوں کو لے جایا جاتا ہے. استاد گائیڈز اور طلبہ کے مسئلہ کے ہر ایک قدم کا فیصلہ.
4. تلاش علم حاصل کرنے کے لئے یا ان کے درست کی جواز پر اختیارات پر مرکوز ہے.
5. خصوصی طور پر اہم حل کی کامیابی علم کی اسٹاک ہے.

انکوائری پر مبنی سیکھنا درس کتب اور لیکچر پر انحصار کرتے ہوئے، اساتذہ پر مبنی روایتی مراکز کے بجائے روایتی اساتذہ پر مبنی نقطہ نظر کی بجائے، درس و تدریس کا ایک نقطہ نظر ہے۔

انسٹرکٹر کا کردار اتھارٹی

انکوائری پر مبنی سیکھنا درس کتب اور لیکچر پر انحصار کرتے ہوئے، اساتذہ پر مبنی روایتی مراکز کے بجائے روایتی اساتذہ پر مبنی نقطہ نظر کی بجائے، درس و تدریس کا ایک نقطہ نظر ہے۔ انسٹرکٹر کا کردار اتھارٹی کے بجائے ایک سرپرست کی حیثیت سے زیادہ ہے۔ وہ اچھی طرح سے تیار کردہ دشواریوں اور کم سے کم معلومات کا استعمال کرتی ہے جو طلبہ کو درکار ہوں گی ، جس کی وجہ سے وہ جوابات کو تلاش کریں اور اپنے خیالات کو خود سمجھیں۔

جب انکوائری پر مبنی سیکھنے والے اساتذہ کا استعمال کرتے ہیں تو ان اقدامات پر مشتمل انحصار کرتے ہیں جیسے ایک سائنسدان کسی مفروضے کو ڈیزائن اور جانچنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وہ سوالوں کا ایک مجموعہ تیار کرتی ہے یا طالب علموں کو کچھ ایسے سوالات کے ساتھ آنے کی ترغیب دیتی ہے جو اس تصور کے لئے حاضر ہیں کہ وہ ان کو سمجھنا چاہتی ہے۔ پھر وہ طلبا کو ان وسائل سے معلومات اکٹھا کرتی ہیں جو وہ فراہم کرتے ہیں یا انھیں جو خود مل جاتا ہے۔

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بالکل مناسب قیمت پر کوئی بھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں
LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں
تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں

جب طلباء کے پاس کافی معلومات ہوں تو، وہ اس کو زمرے میں تقسیم کر کے یا ایک خاکہ بنا کر اس مسئلے کو اس موضوع پر اہمیت دینے کے لئے معلومات کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس وقت استاد ایک کلاس مباحثہ کی قیادت کر سکتا ہے، جس سے وہ اس بات پر زور دینے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ معلومات اس موضوع سے کیسے متعلق ہے اور طالب علموں کو یہ دیکھنے میں مدد دیتی ہے کہ انھوں نے جو ڈیٹا اکٹھا کیا ہے وہ سوالات کے جوابات کی طرف جاتا ہے۔ آخر کار کلاس اس نتیجے پر پہنچے گا جو ان کی تحقیق کو اصل سوالوں کے جوابات کے ل uses استعمال کرے گا، جتنا سائنسدان کسی مفروضے کی تصدیق یا انکار کرنے کے لئے تجرباتی نتائج استعمال کرتا ہے۔

EST. 2020 DIGITALSPOT DIGITALSPOT.PK

LMS پر اپلوڈ کرنے کے لیے WORD یا اپنے نام سے PDF میں اسائنمنٹ مناسب قیمت میں حاصل کرنے کے لئے ہمارے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

گھر بیٹھے ہاتھ سے خوشخط لکھی ہوئی اسائنمنٹ منگوائیں وہ بھی بلکل مناسب قیمت پر تو ابھی آرڈر کرنے کے لئے ہم سے وٹس ایپ نمبر +923065772734 پر رابطہ کریں

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں ہماری ویب سائٹ DIGITALSPOT.PK سے FREE میں ڈاؤن لوڈ کریں